127936 - ٹی وی پر پروگرام پیش کرنے والے شخص کا رشتہ

سوال

میری عمر چھبیس برس ہے اور میرے لیے ایک بااخلاق اور دیندار نوجوان کا رشتہ آیا ہے، اس میں ہر اچھی صفت پائی جاتی ہے، وہ اچھے دل کا مالک ہے اور محبت کرنے والا ہے، لیکن اس رشتہ کو قبول کرنے میں تاخیر کا سب سے بڑا سبب اس کی ملازمت ہے.
وہ ٹیلی ویزن پر مختلف قسم کے پروگرام اور انعامی مقابلہ جات پیش کرنے کی ملازمت کرتا ہے، فی الحال وہ صبح کے وقت پیش کیے جانے والے پروگرام مثلا سیاحت و صحت اخبار، کھیل انٹرویو وغیرہ پیش کرتا ہے، اور یہ اشیاء مرد و عورت کے اختلاط اور موسیقی سے خالی نہیں ہوتے.
میرا سوال یہ ہے کہ آیا وہ اس ملازمت سے جو تنخواہ حاصل کرتا ہے وہ حلال ہے یا حرام ؟
کیا میں اس سے رشتہ ازواج میں منسلک ہو جاؤں، صراحت کے ساتھ کہتی ہوں کہ میں ایک رشتہ دار ہونے کی بنا پر اسے بطور خاوند چاہتی ہوں، میں بچپن سے ہی اس کو پسند کرتی ہوں، کہیں اس شخص کے ساتھ رشتہ ازواج میں منسلک ہو کر گناہگار تو نہیں ٹھرونگی اور اپنی پروردگار کی معصیت تو نہیں ہوگی ؟
اگر اللہ سبحانہ و تعالی کا خوف اور ڈر نہ ہوتا تو میں سوال نہ کرتی، برائے مہربانی مجھے جواب عنائت کریں تا کہ میں کوئی فیصلہ کر سکوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آپ نے اپنے دینی معاملہ میں سوال کر کے بہت اچھا کیا ہے اور پھر اپنی معاش کے اچھا اور پاکیزہ ہونے کے بارہ میں بھی دریافت کرنا اچھی چیز ہے، اسی طرح نیک و صالح خاوند کی حرص رکھنا بھی، اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے ان امور میں آسانی پیدا فرمائے.

دوم:

ٹی وی پر انعامی پروگرام اس طریقہ پر پیش کرنا جو آپ نے بیان کیا ہے کہ اس میں مرد و عورت کا اختلاط اور گانے اور موسیقی شامل ہے یہ حرام اور حلال دونوں پر مشتمل ہے، اس میں خیر اور شر دونوں موجود ہیں؛ کیونکہ مرد و عورت کے اختلاط اور موسیقی و گانے بجانے اور عورتوں کی تصاویر کی حرمت ثابت ہے.

اور جو چيز حرام ہو اسے پيش كرنا اور اس ميں معاونت كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكى و بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرو، اور برائى و شر اور گناہ و ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو، اور اللہ تعالى كا تقوى اور ڈر اختيار كرو، يقينا اللہ تعالى بڑے شديد عذاب والا ہے المآئدۃ (2).

اور ارشاد بارى تعالى ہے:

يقينا وہ لوگ جو مومنوں ميں فحاشى پھيلانا پسند كرتے ہيں ان كے ليے دنيا اور آخرت ميں المناك عذاب ہے، اور اللہ تعالى جانتا ہے تم نہيں جانتے النور (19).

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس كسى نے بھى ہدايت كى طرف راہنمائى كى تو اسے اس پر عمل كرنے والے جتنا اجرملےگا، اور ان كے اجروثواب ميں كوئى كمى نہيں كى جائيگى، اور جس نے كسى گمراہى كى طرف راہنمائى كى تو اس پر عمل كرنے والا كا بھى گناہ ہے ان كے گناہ ميں كوئى كمى نہيں كى جائيگى "

صحيح مسلم حديث نمبر (4831).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (1200) اور (5000) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

حرام كام پر حاصل ہونے والى كمائى اسى قدر حرام ہے جس قدر وہ كام تھا.

رہا معاملہ انعامى مقابلوں كا تو اس ميں كچھ تو مباح ہيں اور كچھ حرام، جن انعامى مقابلوں ميں شريك ہونے والا شخص شريك ہونے كے ليے مال ادا كرتا ہے چاہے وہ كال كرنے كى قيمت ہى كيوں نہ ہو؛ تو يہ حرام ہونگے، اور يہ جوا اور قمار بازى كى ايك قسم كہلاتى ہے.

پھر يہ كسى پر مخفى نہيں كہ اس ماحول ميں ملازمت كرنے ميں كئى اور بھى برائياں پائى جاتى ہيں، كيونكہ يہاں مرد و عورت كا اختلاط پايا جاتا ہے، اور وہاں ايسے لوگ ہوتے ہيں جن كے بارہ ميں ظن غالب يہى ہے كہ وہ فاسق و فاجر ہيں اور دين ميں كمى ركھتے ہيں.

اس ليے اس نوجوان كو نصيحت كريں، اگر تو وہ نوجوا نتوبہ كر كے يہ ملازمت ترك كر ديتا ہے، اور كوئى مباح اور جائز ملازمت كرتا ہے تو پھر اس سے شادى كرنے ميں كوئى مانع نہيں.

لیکن اگر وہ یہی ملازمت جاری رکھتا ہے تو پھر اس نوجوان میں کوئی خیر نہیں؛ کیونکہ اس کے مال میں حلال و حرام دونوں مختلط ہیں، اور ارد گرد کے ماحول میں گھرے ہونے کی بنا پر خدشہ ہے کہ وہ بھی کمزور ہو کر وہی کام کرنے لگے گا.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو نیك و صالح خاوند اور اولاد عطا فرمائے.

واللہ اعلم .